

سلسلہ  
مواعظ حسنہ  
نمبر ۱۰۰

نقشِ قدم نبی کے بین ہنستے کے راستے  
اللہ سے ملاتے ہیں ہنستے کے راستے

# گناہوں سے بچنے کا راستہ



شیخُ العرب عارفٌ بالیٰ حضرت اور مولانا شاہ حیدر حنفی رحمۃ اللہ علیہ رضماں حب بکاشم

خانقاہ امدادیہ آپسرفیہ : گلشنِ اقبال، کراچی

[www.khanqah.org](http://www.khanqah.org)





بِهِ فَضْلِ صَحِّيْتُ ابْرَارًا يَدْرُجُنِيْ بِهِ | مُجْبَتٌ تِيْرَاصَدَقَبِهِ ثَرْبَتِيْهِ سَيْكَرَازَوْلُ كَمْ  
بِأَمْيَنْصِحَّيْتُ دُوْسَوْلَ كَلَاشَعِيْتُ | جَوَيْلُ يَزِشَكْرَتَا هُولُ خَرَانَتِيْهِ سَيْكَرَازَوْلُ كَمْ

# اہم قرآنی کتب

## اہم قرآنی کتب

مرشد ناؤ مولانا مولانا حضرت افس شاه ابرار الحنفی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

دور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالغفرانی صاحب پولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

دور

حضرت اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کی

صحابتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ میں

رحمۃ محمد حضرت عنان تعالیٰ عز

# ضروری تفصیل

نام و عظ:	گناہوں سے بچنے کا راستہ
نام و اععظ:	شیخ العرب والجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دام ظلہم علینا اللہ مأۃ و عشیرین سنۃ
تاریخ و عنط:	۱۴ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ مطابق ۲۷ نومبر ۱۹۸۵ء
مقام:	بروز جمعۃ المبارک
موضوع:	مسجد اشرف گلشن اقبال کراچی
مرتب:	سید عشرت بھیل میر صاحب خادم خاص حضرت والا دامت برکاتہم
کمپوزنگ:	مفتق محمد عاصم صاحب مقیم خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال، کراچی
اشاعت اول:	رجب المرجب ۱۴۰۲ھ مطابق جولائی ۱۹۸۲ء
تعداد:	۲۲۰۰
ناشر:	گتھ خانہ مظہری
	گلشن اقبال - ۲ کراچی، پوسٹ آفس بک نمبر ۱۱۱۸۲



## فہرست

	عنوانات
	صفحہ نمبر
۶	فهم دین صحبت اہل اللہ سے ملتی ہے
۷	غیر شرعی تقریبات میں شرکت کا حکم
۸	فوٹو گرافی شیطانی عمل ہے
۹	تفاخر کرنے والوں کی دعوت قبول کرنا منوع ہے
۱۰	دل کی تباہی کی چار علامات
۱۱	پہلی علامت
۱۲	دل کی تباہی کی دوسری علامت
۱۳	سلام کرنے کا مسنون طریقہ
۱۴	مسجد کا ایک اہم ادب
۱۵	بذریعہ عورتوں کے لیے بھی حرام ہے
۱۶	بے پردگی کا و بال
۱۷	شرعی پرده نہ کرنا بے حیائی اور بے غیرتی کی علامت ہے
۱۸	بے پردگی..... عقل کی نظر میں
۱۹	غیر اللہ سے دل لگانے کے نقصانات
۲۰	دل کی تباہی کی تیسرا علامت
۲۱	دل کی تباہی کی چوتھی علامت
۲۲	قانون الہی میں دخل اندازی کرنا بغاوت ہے
۲۳	سنت کے مطابق نماز پڑھنا سیکھو
۲۴	جمعہ کے دن کے سات اعمال
۲۵	دعا کا مسنون طریقہ



## گناہوں سے پہنچنے کا راستہ

اَحْمَدُ بْنُ اللَّهِ وَكَلْفُ وَسَلَامٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ الْبَرِّيْنَ اصْطَفَى اَمَّا بَعْدُ!  
فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِن الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَذَكَرُ فَيَانَ الدِّكْرِي تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ○  
(سورۃ الداریات، آیت: ۵۵)

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
آپ نصیحت فرمائیں، نصیحت ایمان والوں کو مفید ہوتی ہے۔ بس دوستو! اسی وجہ  
سے یہ مiful منعقد کی جاتی ہے تاکہ قرآن پاک، حدیث پاک، فقہاء کرام، علماء  
دین، مشائخ اور اپنے بزرگوں کی باتیں سنائی جائیں۔ اس سے نصیحت کرنے  
والے کو بھی نصیحت ہوتی ہے اور آپ کو بھی نصیحت ملتی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے  
فرمایا وَذَكَرُ فَيَانَ الدِّكْرِي تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ نصیحت ایمان والوں کو نفع دیتی  
ہے۔ چنانچہ مقرر کو بھی نفع ہوتا ہے کیونکہ وہ بھی تو موسیٰ ہے، وہ بھی سوچے گا کہ  
میں کیا بیان کرتا ہوں اور کیا عمل کرتا ہوں، اپنے قول فعل میں توازن قائم  
کرے گا، استغفار کرے گا، اللہ تعالیٰ سے روئے گا اور اپنی کوتا ہیوں کو دور  
کرنے کی فکر کرے گا۔

اس آیت کے ذیل میں علامہ شعرانی الیوaciت والجواهر میں لکھتے  
ہیں کہ جو شخص یہ کہے کہ مجھ پر کسی کی نصیحت اثر نہیں کرتی، میں چکنا گھڑا ہوں،  
مجھ پر لکتنا بھی پانی بہاؤ کوئی اثر نہیں ہوتا، مجھے کسی وعظ و نصیحت سے نفع نہیں ہوتا  
حالانکہ اللہ تعالیٰ توفرماتے ہیں کہ ایمان والوں پر نصیحت اثر کرتی ہے اور تم کہتے

ہو کہ مجھ پر نصیحت اثر نہیں کرتی تو معلوم ہوا کہ تمہارے ایمان میں شبہ ہے، ایسا شخص اپنے ایمان کی خیر منائے، اللہ کے آگے روئے تاکہ اس پر اللہ کی رحمت ہو اور اللہ دین کی سمجھ عطا فرمائے۔

### فہم دین صحبت اہل اللہ سے ملتی ہے

ایک من علم کے لیے دس من عقل و فہم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے علم کے ساتھ ساتھ اللہ والوں کی صحبتوں سے دین کی سمجھ بھی حاصل کرنی چاہیے، خالی علم سے ذہن میں وہ تیزی، ذکاوت اور نورانیت نہیں آتی جب تک اہل اللہ کی صحبت نہ اختیار کریں۔

دین کی سمجھ کا ایک واقعہ سنا تاہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے کہا کہ میری شادی کے لیے دعا کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ استغفار کیا کرو۔ کسی نے پوچھا کہ حضرت! استغفار سے شادی کا کیا تعلق ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نوح میں وعدہ فرمایا ہے:

﴿إِسْتَغْفِرُوا إِلَيْكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا﴾ يُوسُلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مَدْرَأً إِذَا  
وَيُمْدِدُكُمْ بِآمَوَالٍ وَّنِينَ وَيَجْعَلُ لَكُمْ جَنَّتٍ وَّيَجْعَلُ لَكُمْ أَنْهَارًا﴾

(سورہ نوح، آیات: ۱۰-۱۱-۱۲)

تم اپنے رب سے استغفار کرو، وہ بڑے غفور اور رحیم ہیں۔ آسمان سے بارش نازل ہوگی، قحط دور ہوگا اور مال واولاد بھی دیں گے۔ باغات بھی دیں گے اور نہریں بھی دیں گے۔ اس نے کہا حضرت! اس میں ایسا توکوئی ذکر نہیں آیا کہ شادی بھی ہوگی اور بیوی بھی ملے گی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہم بڑے عجیب آدمی ہو، کیا اولاد کا وعدہ نہیں ہے؟ تو جب اولاد دیں گے تو بیوی کے بغیر دیں گے؟ جب اولاد کا وعدہ ہے تو اس کا مطلب ہے کہ شادی ہوگی تب ہی تو اولاد ملے گی۔ یہ ہے تفہم اور علم میں برکت جو اہل اللہ کی صحبتوں سے

حاصل ہوتی ہے، لوگ یہ آئتیں پڑھتے رہتے ہیں لیکن کسی کا ذہن اس طرف نہیں گیا کہ استغفار کرنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے شادی ہونے اور بیوی ملے کا بھی اعلان ہے۔ اسی ذکاوت اور تفہم پر ایک اور واقعہ یاد آگیا۔

علامہ آلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ کھڑے ہو کر پڑھتے تھے یا بیٹھ کر تو آپ نے فرمایا کیا تم نے یہ آیت تلاوت نہیں کی:

﴿وَإِذَا رَأَوْا تَجَارَةً أُولَئِهَا نَفْصُوٌ إِلَيْهَا وَتَرْكُوكَ قَائِمًا طَ﴾

(سورۃ الجمعة، آیت: ۱۱)

کہ میرے نبی کو قائم یعنی کھڑا ہوا چھوڑ گئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ نیا نیا اسلام آیا تھا، ابھی صحابہ کی مکمل تربیت نہیں ہوئی تھی، وہ قانون نہیں جانتے تھے، ان کو یہ پتا نہیں تھا کہ خطبہ چھوڑ کر جانا ناجائز ہے۔ اس وقت شدید قحط تھا، انہوں نے سوچا کہ اگر ہم نہیں جائیں گے تو غلہ ختم ہو جائے گا، لیکن سب نہیں گئے تھے، بارہ صحابہ رہ گئے تھے۔ علامہ آلوی نے نقل کیا ہے کہ اگر یہ بارہ صحابی بھی نہ رہتے تو اللہ کے غضب کی آگ برس جاتی، ان کے طفیل سب بچ گئے تو حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت سے ثابت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دے رہے تھے تو کھڑے تھے جس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کا خطبہ کھڑے ہو کر دینا قرآن سے ثابت ہے۔ یہ تفہم، علم کی صحیح سمجھ، عام آدمی کا ذہن اس طرف نہیں جاتا۔

## غیر شرعی تقریبات میں شرکت کا حکم

ایک مسئلہ یاد آگیا، اسے بھی بتانا ہے کہ جس مجلس میں کوئی نافرمانی ہو رہی ہو، چاہے وہ ولیمہ کی دعوت ہو یا شادی بیاہ کی یا کوئی جلسہ ہو غرض کسی قسم کی

کوئی بھی تقریب ہو اگر وہاں شریعت کے خلاف کوئی کام ہو رہا ہو مثلاً مرد اور بے پرده عورتیں آپس میں مل جل رہے ہوں، فوٹو ہنچ رہے ہوں یا موسوی بن رہی ہو تو ایسی تقریب میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لَا يَبُوْزُ الْحُضُورُ عِنْدَ هَجَلِيْسِ فِيْهِ الْمَحْظُورُ ایسی مجلس میں جانا جائز نہیں جس میں شریعت کے خلاف کوئی کام ہو رہا ہو۔

اس میں دوسری صورت یہ ہے کہ تقریب تو شریعت کے موافق ہو مثلاً دعوت ولیمہ اور شریعت کے مطابق خواتین کے پرده کا بھی اہتمام ہو لیکن جب کھانا کھانے بیٹھے تو بعض لوگوں نے غبیتیں شروع کر دیں، لہذا اب ایسی جگہ سے فرار اختیار کرنا چاہیے، غبیت سنا حرام ہے کہ نہیں، لہذا اب وہاں سے فوراً اٹھ جانا واجب ہے، یہ نہیں کہ مرغی کی ٹانگ پلیٹ میں رکھ چکے ہیں اب چوں ہی لیں تب اٹھیں گے، ایک منٹ بھی دیر کر دی تو گنہگار ہو گے، یہ کہ کرفور آٹھیں کہ اب غبیت شروع ہو گئی، اگر آپ بند کرتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ میں جاتا ہوں۔

## فوٹوگرافی شیطانی عمل ہے

تیسرا صورت یہ ہے کہ دعوت ولیمہ کھاتے کھاتے اچانک فوٹو گرافر کی جماعت آگئی۔ افسوس! اس زمانے میں تو لوگ ناجائز کونا جائز ہی نہیں سمجھتے، بیماری کو بیماری نہیں سمجھتے، شیطانی کاموں کو شیطانی کام نہیں سمجھتے، کہتے ہیں کہ یہ سب مولویوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں، ہم کوئی بت تھوڑی بنار ہے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ بس مٹی کی سورتی اور بت غیرہ بنانا منع ہے حالانکہ حدیثوں میں صراحةً موجود ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے پر ایک پرده تھا، اس میں چھوٹی چھوٹی تصویریں بنی ہوئی تھیں، یہ تصویریں پردازے پر تھیں، سنگ مرمر یا مٹی کے بت نہیں تھے، لیکن یہ تصویریں دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب مصور کو ہوگا۔ اور جب تک وہ پرده نہیں ہٹا دیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل نہیں ہوئے۔ جہاں تصویر کشی ہو رہی ہوتی تھی وہاں علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ ڈنڈا لے کر تصویر بنانے والوں کو دوڑا لیتے تھے۔ یا تو اتنی طاقت ہو کہ ڈانٹ ڈپٹ کر اس کو بھگا دیکن اگر ڈانٹ ڈپٹ سے بھی وہ نہیں بیٹھے تو چاہے وہ دوسروں کی تصویر بنارہا ہو، آپ کی نہ بنا رہا ہو تو بھی چونکہ اس مجلس میں منکر اور شریعت کے خلاف کام ہو رہا ہے لہذا وہاں سے اٹھ جانا چاہیے۔ غیر مقتدا کسی دوسرے کمرے میں جہاں منکرنہ ہو رہا ہو، خلاف شرع کام نہ ہو رہا ہو بیٹھ سکتا ہے لیکن مقتدا کو وہاں بھی الگ ہو کر نہیں بیٹھنا چاہیے، جہاں کوئی ناجائز کام ہو رہا ہو اس کے قریب میں بھی مقتداء کے لیے بیٹھنا صحیح نہیں ہے، ایسے کھانے سے نہ کھانا اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی خطاؤں کو معاف فرمائے اور تو فیق تو بے نصیب فرمائے، آمین۔

بعض اوقات لوگ دعوت دیتے وقت وعدہ کر لیتے ہیں کہ دعوت میں کوئی غیر شرعی کام نہیں ہوگا، لیکن تجربہ یہی ہے کہ عموماً ایسے وعدے پورے نہیں ہوتے۔ تقریب کے عین درمیان میں اچانک تصویر کشی شروع ہو جاتی ہے، دعوت دینے والے بھی معدرت کرتے ہیں کہ میرا سالا امریکہ سے کیمرا لایا ہے، سمجھانے پر بھی تصویر کھینچنے سے باز نہیں آ رہا ہے، سالے نے سارا مصالحہ خراب کر دیا ہے۔ آج کل تو اسی میں خیر معلوم ہوتی ہے کہ ایسی دعتوں میں شرکت سے بازاً، کسی کی کوئی بات نہ سنو، کسی کا کوئی انتظام و تنظام نہیں ہوتا۔

**تفاخر کرنے والوں کی دعوت قبول کرنا منوع ہے**  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تفاخر کرنے والوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔ تفاخر کس چیز کا نام ہے کہ انسان دس ہزار آدمیوں کو جمع

کر لے اور دولاٹھروپے روشنی اور پنڈال پر خرچ کر دے۔ یہ تفاخر نہیں ہے؟ جس کام پر دولاٹھ خرچ کیے ہیں وہ کام بیس ہزار سے بھی ہو سکتا تھا۔ اگر کسی کے پاس دولت کی فراوانی ہے تو اس دولت سے مسجد بنادے، صدقہ جاریہ ہو جائے گا، شادی بیاہ میں خرچ کم سے کم کرو۔ حدیثِ پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

((إِنَّ أَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً أَيْسُرُهُ مَمْوُنَةً))

(مشکاة المصابیح، کتاب النکاح)

باب رکعت نکاح وہ ہے آیسُرُهُ مَمْوُنَةً جس میں خرچ زیادہ نہ ہو۔ جتنا ہو سکے سادگی سے نکاح کرو۔ اس سے غریب لوگوں کو بھی سادگی اختیار کرنے کا راستہ ملے گا۔ غریب لوگ اپنی بیٹیوں کو بھائے رکھتے ہیں کہ میرے بھائی نے تو اتنا خرچ کیا میں کہاں سے لاوں؟ اگر کم خرچ کرتا ہے تو لوگ اس کو حقیر سمجھتے ہیں کہ دیکھو اس کے بھائی نے تو بڑے ٹھانٹھ سے شادی کی لیکن یہ بھائی پھٹپھٹ ہے۔ لاحقہ ولائقۃ افسوس! ان رسومات نے دنیا کو عذاب بنادیا ہے، عقل میں ایسا گور بھرا ہوا ہے کہ لوگوں کا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ معاشرہ عذاب میں مبتلا ہو رہا ہے۔ اگر سب لوگ سادگی اختیار کر لیں تو ان شاء اللہ راستہ بالکل آسان ہے، بڑی آسانی سے شادی بیاہ ہو جائیں گے، مگر آج کل تو سودے طے ہوتے ہیں کہ صاحب میں اپنے بڑے کی شادی کروں گا آپ کیا کیا دیں گے؟ ذرا اس کی لسٹ تو دیکھا دیں تب میں رشتہ دول گا اپنے بیٹے کا۔ کیا یہ رشوت نہیں ہے؟ سوال نہیں ہے؟ بھیک مانگنا نہیں ہے؟ یہ حرام نہیں ہے؟ غنی اور مال دار کا سوال کرنا ویسے بھی ٹھیک نہیں ہے، مانگنا حرام ہے۔ جس کے پاس ایک وقت کی روٹی ہو، اس کو مانگنا جائز نہیں ہے۔ لیکن آج کل تو مانگنے والوں کا بینک اکاؤنٹ تک کھلا ہوا ہے۔

ایک آدمی شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر بھیک  
ماگ رہا تھا۔ ایک ہاتھ سے لولا تھا۔ ایک دن میرے یہاں آیا کہ صاحب!  
میری شادی ہونے والی ہے، کوئی مجرب دوا ہے؟ میں نے کہا کہ ہے تو مگر بہت  
قیمتی ہے اور تم تو بھیک مانگتے ہو، تم اتنے روپے کہاں سے دو گے؟ کہنے لگا کہ  
صاحب! جتنی بھی قیمتی دوا ہو، میراپینک میں اکاؤنٹ ہے، کل ہی رقم لے آؤں  
گا، مگر راستہ میں کسی نے اس کی جیب کاٹ لی، مجھے بتایا تو میں نے کہا کہ جیسے  
کمایا، ویسے گنوایا۔

کوشش کرو کہ مسجد میں نکاح پڑھاؤتا کہ اطمینان رہے کہ کوئی فوٹوگرافر  
نہیں آئے گا لیکن بعض اوقات مسجد میں بھی فوٹوگرافگھس جاتے ہیں، مساجد  
میں بھی بہت ہوشیاری سے رہنا پڑتا ہے، اس لیے مسجد میں جب نکاح ہو تو  
تحوڑی تھوڑی دیر میں اعلان کرتے رہوتا کہ کوئی تصویر کھینچنا شروع نہ کر دے،  
جیسے ہوائی جہاز میں اعلان ہوتا ہے کہ ہوانا موافق ہے، بیلٹ باندھ لو تو ایسے ہی  
آج کل کیمرے والوں کی ناموافق ہوا سے ہوشیار ہو۔

## دل کی تباہی کی چار علامات

میں نے نصیحت سے متعلق آیت پڑھی تو آپ کو شادی بیاہ کی نصیحت  
سنادی۔ اب دوسری نصیحت سن لیں۔ مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں  
کہ دل کے تباہ ہونے کی چار علامات ہیں۔ یہ علامات سن کرفیصلہ کریں کہ  
ہمارے سینوں میں آباد دل ہیں یا ہم لوگ بر باد دل رکھتے ہیں۔

## پہلی علامت

دل کے تباہ ہونے کی پہلی علامت یہ ہے کہ وعظ کر کے دل خوش ہو۔  
کون سی خوشی؟ نعمت پر شکر والی نہیں، اکٹھوں بڑھانے والی، کبھی نفس فوں فاں

کرتا ہے کہ آج میں نے وعظ کہا ہے اور ایسا عمدہ کہا ہے الہذا وعظ کہہ کر دل میں نش آئے کہ واہ میں نے کیا عمدہ وعظ کہا تو یہ علامت دل کی تباہی کی ہے اور دل کی سلامتی کی علامت یہ ہے کہ خوف پیدا ہو جائے کہ پتہ نہیں قبول ہے یا نہیں، ہر عمل جس کے بعد یہ خوف پیدا ہو کہ یا اللہ! میرا یہ عمل آپ کی شان کے قابل نہیں ہے الہذا آپ بِ تکلف میری عبادت قبول فرمائیجے۔ یہ علامت ہے کہ عمل مقبول ہے۔

واعظ کو بھی سوچنا چاہیے کہ کیا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اس وعظ کو قبول فرمائیں؟ ہو سلتا ہے کہ اسی پر کپڑہ ہو جائے کہ تم نے صحیح وعظ نہیں کہا، صحیح ترجمانی نہیں کی، اس لیے وعظ کے بعد دل میں خوف پیدا ہو کہ معلوم نہیں وعظ قبول بھی ہوا یا نہیں اور اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی دعا کرو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے نہایت اخلاص کے ساتھ اللہ کے حکم سے کعبہ بنایا اور کعبہ بنا کر دعا کی رہتا تقبل مِنَّا اے ہمارے رب! ہماری عبادت آپ کی شان کے مطابق تو نہیں لیکن آپ بِ تکلف ہے ہماری اس عبادت کو قبول فرمائیجے، تقبل باب تفعل سے ہے اور باب تفعل کی ایک خاصیت تکلف ہے، جیسے کہتے ہیں کہ مَرِضَ زَيْدُ زید یہار ہوا لیکن اگر باب تفعل سے کہیں گی تَمَرَّضَ زَيْدُ تو اس کا مطلب ہو گا کہ زید یہار بنا لیعنی زید حقیقت میں یہار نہیں تھا بِ تکلف یہار بنا پس تقبل میں یہ درخواست ہے کہ اے اللہ! بِ تکلف ہمارے عمل کو قبول فرمائیجے إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ بِ شَك آپ سمع اور علیم ہیں، تفسیر روح المعانی میں سمع اور علیم کی تعریف لکھی ہے سَمِيعٌ بِدَعْوَاتِنَا وَعَلِيمٌ بِنِيَّاتِنَا یعنی آپ ہماری دعاؤں کو سنتے ہیں اور ہماری نیتوں کو جانتے ہیں، ہمارے اس عمل کو قبول فرمائیں، معلوم ہوا کہ ہر عمل کے بعد رَبَّنَا تَقَبَّل مِنَّا کہنا آداب بندگی ہے جو نبیوں نے سکھائے ہیں۔ ہر عمل کے

بعد یہ دعا سمجھئے، حاجی حج کرے تو دعا کرے کہ اے اللہ! اس حج کو قبول فرمائیں، تلاوت کریں تو دعا کریں کہ اے اللہ! اس تلاوت کو قبول فرمائیں، اللہ کے راستے میں خرج کی توفیق ہوئی، دعا کریں کہ اے اللہ! اسے قبول فرمائیں، کوئی نفل پڑھی رونا آگیا تو دعا کرو کہ اے اللہ! میرے یہ آنسو قبول فرمائیں۔ اکڑومت کہ اے اللہ یہ تو قبول کرنا ہی پڑے گا، روتے رہو، عاجزی کرتے رہو، یہ آداب بندگی نبیوں نے سکھائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا أَتُوا وَقُلُوبُهُمْ وَجْلَةٌ﴾

(سورۃ المؤمنون، آیت: ۲۰)

مقبول بندوں کی علامت یہ ہے کہ اللہ کے راستے میں خوب خرج کرتے ہیں لیکن ڈرتے بھی رہتے ہیں اور کس بات سے ڈرتے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں بیخافوں آن لَّا يُقْبَلَ مِنْهُمْ ڈرتے ہیں کہ قیامت کے دن ان کے اعمال قبول ہیں یا نہیں؟ نماز سب سے بہترین عبادت ہے مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تھے تو تین مرتبہ آسْتَغْفِرُ اللہَ پڑھتے تھے۔

## دل کی تباہی کی دوسری علامت

دل بربادی کی دوسری علامت یہ ہے کہ غیر اللہ سے دل پھنسایں، کسی کی شکل اچھی لگی اس کو ٹکا ٹک دیکھ رہے ہیں، اس سے باتیں کر کے دل بہلارہے ہیں، غیر اللہ سے دل بہلانا دل کی بربادی کی علامت ہے کیونکہ یہ شکلیں فانی ہیں، کل کوان شکلوں کو دیکھ کر روئیں گے، شرمائیں گے، جب ان کے منه میں دانت اور پیٹ میں آنت نہیں ہوگی، ویسے یہ غلط محاورہ ہے، دانت تو ٹوٹ جاتے ہیں، آنتیں کیسے ٹوٹیں گی، آنتیں نہیں رہیں گی تو مرنہیں جائے گا؟ یہ محاورہ

آدھا صحیح ہے، آدھا غلط ہے۔ ایک بات چل پڑتے تو آدمی دیکھا دیکھی وہی کہہ دیتا ہے غور نہیں کرتا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ بعض لوگ کہتے ہیں آج تو اتنی بھوک لگی ہے صاحب کہ میری آنتیں قل هو اللہ پڑھ رہی ہیں، میں کہتا ہوں تو بہ کرو، آنتوں میں پاخانہ ہوتا ہے، آنتوں کی نسبت قرآن کی طرف کرتے ہو، سخت بے ادبی ہے، یہ محاورہ جس نے بھی جاری کیا نہایت احمق اور نادان تھا، اس لیے میں کہتا ہوں یہنا سمجھی سے نکل گیا ہوگا اور اگر کوئی بزرگ رہے ہوں تو یہ تاویل کروں گا کہ بھولے بھالے تھے، ان کا ذہن اس طرف نہیں گیا ہوگا۔ بہر حال توبہ کرنی چاہیے۔ اس محاورے کو ہمیشہ کے لیے دفن کر دو۔

## سلام کرنے کا مسنون طریقہ

اسی طرح آج کل السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کی بجائے لوگ سلام علیکم کہتے ہیں۔ حضرت مولا نا ابراہیم صاحب نے بنگلہ دیش میں سب کو توجہ دلائی کہ سلام علیکم کیا ہے؟ ہمزہ ظاہر کرو، جیسے نماز میں امام صاحب کہتے ہیں السلام علیکم و رحمۃ اللہ تو نماز کے علاوہ بھی سلام کرتے وقت ہمزہ کو خوب واضح کرو۔ ایسے ہی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کی جگہ خدا حافظ چل پڑا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام فرمایا تھا، اس کو چھوڑ دیا، مسنون طریقہ چھوڑ کر، سنت کا طریقہ چھوڑ کر ایران سے خدا حافظ درآمد کر لیا، حالانکہ نبی کے طریقے پر سلام کرنے میں زیادہ حفاظت ہے۔ السلام علیکم کے معنی ہیں کہ اللہ کی طرف سے تم پر سلامتی ہو، خدا فارسی لفظ ہے، ایرانی لفظ ہے اور دین عربی میں نازل ہوا ہے، یہی دلیل ہے کہ خدا حافظ کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پس دین میں نئی چیز مست نکالا کریں، آج کل لوگ کہتے ہیں کہ ہر چیز نئی ہونی چاہیے، پرانی چیزوں کو چھوڑنا چاہیے تو میں کہوں گا کہ زمین بھی پرانی ہے، بابا آدم علیہ السلام کے زمانہ سے ہے، چھوڑ دو اس کو، آسمان بھی نیا ہونا چاہیے، صدیوں پرانے

آسمان کے نیچے کیوں رہتے ہو؟ اور جب بریانی پکواتے ہو تو پرانا چاول کیوں  
ملاش کرتے ہو، نئے چاول سے کیوں نہیں پکواتے۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں۔

پرانے چاولوں کو پانہیں سکتے نئے چاول

پکائے ان سے خشکہ، پک نہیں سکتی ہے بریانی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی چیزوں کو مٹا کر ہم تمہیں کوئی نئی

چیز ایجاد نہیں کرنے دیں گے، تو خدا حافظ کار د کریں اور السلام علیکم کو پھیلائیں۔

### مسجد کا ایک اہم ادب

اسی طرح بغلہ دیش کی بعض مسجدوں میں تھوک دان رکھے ہوئے تھے

جس میں پان کھا کر تھوکتے ہیں اور بلغم وغیرہ بھی تھوکتے ہیں تو میں نے گذارش کی

کہ یہ بتلانیں کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ مالک کے گھر اپنا بلغم چھوڑ جائیں، حکم تو یہ

ہے کہ جب کھانی آئے تو جیب سے رومال نکالو، اس میں بلغم تھوک کرو اپس

جیب میں رکھلو، اس طرح کرنے سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آتی، لیکن مساجد

میں بلغم تھوک نامنع ہے اور وہاں تو مساجد میں بلغم کا اسٹاک ہو رہا تھا لہذا لوگوں نے

فوراً ہٹادیا، اللہ کا شکر ہے جہاں جہاں یہ چیز بیان کی گئی وہاں سے اگالہ ان

بڑی خوشی خوشی ہٹادیئے گے اور کہا کہ اللہ آپ کو جزاۓ خیر دے اور دعا نئیں

بھی ملیں، بعض اوقات اس طرف ذہن نہیں جاتا بس جو چیز چل پڑے اس کے

پیچے پیچے چل پڑتے ہیں۔

دل برباد کی دوسرا علامت تھی غیر اللہ سے دل لگانا۔ ایک تو دل کا

میلان ہوتا ہے، میلان ہونا گناہ نہیں ہے، کیسے؟ روزہ کی حالت میں دل میں

پانی پینی کا میلان ہوتا ہے، دل چاہتا ہے کہ پانی پی لوں تو اس میلان سے کوئی

گناہ نہیں ہوا بلکہ روزہ کا ثواب اور بڑھ گیا کہ آپ نے اپنے دل کے تقاضوں کو

روکا۔ اسی طرح کسی کا عورتوں کی طرف، بڑکوں کی طرف، کسی حسین شکل کی

طرف میلان ہو لیکن وہ اس میلان سے دل میلانہیں ہونے دیتا، نہ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہے، نہ دل میں گندے خیالات پکاتا ہے بلکہ ان تقاضوں سے بچنے کاغم اٹھاتا ہے تو اس کا ثواب بڑھ گیا، اجر بڑھ گیا۔ دل پھنسانے کے معنی یہ ہیں کہ کسی حسین شکل کی طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہا ہے، حرام نظر ڈال رہا ہے۔

### بد نظری عورتوں کے لیے بھی حرام ہے

اور جتنا مردوں کو بد نظری کرنا حرام ہے اتنا ہی عورتوں کے لیے بھی بد نظری کرنا حرام ہے۔ عورتیں سمجھتی ہیں کہ نظر بچانے کا حکم ہمارے لیے نہیں ہے، مردوں کے لیے ہے، حالانکہ قرآن میں جہاں مردوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ اپنی بُنگاہیں پنجی کر لو وہیں عورتوں کے لیے بھی یہ آیت ہے:

﴿وَقُلْ لِلّٰمٰوْمِنٰتٍ يَغْضُضُنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَ﴾

(سورہ النور، آیت: ۳)

کہ ایمان والی عورتیں بھی اپنی نظریں بچائیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازدواج مطہرات کے لیے کیا آیت نازل ہوئی:

﴿وَإِذَا سَئَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسَلُّوْهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ﴾

(سورہ الاحزان، آیت: ۵۳)

کہ اے مسلمانو! اگر تمہیں پیغمبر علیہ السلام کی بیویوں سے کوئی سوال کرنا ہو مثلاً گھر کا کوئی سودا وغیرہ لانا ہو تو اے صحابہ! ان سے پردے کے پیچھے سے بات کرو، نبی کی بیویوں سے جو امت کی مانیں ہیں ان سے بھی بے پردہ بات کی اجازت نہیں، جن کے گھر قرآن اُتر رہا تھا، جو بیل علیہ السلام آرہے تھے تو اس زمانے میں ان کے دل کتنے اچھے تھے، کتنے صاف تھے۔ آج ہم کہتے ہیں کہ مولویوں نے خواہ مخواہ پردہ کا شور مچا کر کھا ہے، ارے ہمارا تو دل صاف ہے، نظر پاک ہے، حضرت مولانا شاہ ابراہیم حق صاحب نے فرمایا کہ اچھا آپ کی نظر

صف ہے، دل پاک ہے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر کیسی تھی؟ جن کے لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکم دے رہے ہیں کہ:

((يَا أَعِزُّ لَا تُتْبِعُ النَّظَرَةَ فَإِنَّكَ الْأُولَى لَيَسْتَ لَكَ الْآخِرُ))

(سنن الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی نظر ظباء، ج: ۲، ص: ۱۰۶)

اے علی! اچانک نظر تو معاف ہے، پہلی نظر معاف ہے، دوسرا جو تم قصد اڑا لو گے، ارادہ کر کے، وہ حرام ہے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر کے بارے میں فیصلہ کرو، اگر تمہاری نظر صاف ہے، دل پاک ہے تو ان کی نظر کیسی تھی، ان کا دل کیسا تھا جن کے لیے یہ حکم ہو رہا ہے۔ معلوم ہوا لوگوں کا یہ کہنا مخفی شیطانی چکر ہے، غلط دعویٰ ہے، کسی غیر عورت کو خالہ اماں کہنے سے کچھ نہیں ہوتا، آپا بنانے سے کچھ نہیں ہوتا، لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو ہماری آپا ہیں، منہ بولی بہن ہیں، اس طرح کہنے سے کوئی بہن نہیں بن جاتی، بولی سے کچھ نہیں ہوتا ہاں شیطان اپنی گولی مار دیتا ہے، یاد رکھو! شریعت میں ممانی، چچی اور سالی سے بھی پرده ہے اور بھائی کی بیوی یعنی بھاونج سے تو سخت پرده ہے، دیور کو تو موت قرار دیا ہے۔ ایک عورت نے پوچھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے شوہر کے بھائی سے پرده کرو؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ شوہر کا بھائی توموت ہے، جتنا موت سے ڈرتی ہو اتنا اس سے ڈرو۔ دیور سے پرده نہ کرنے کی وجہ سے کتنے واقعات پیش آرہے ہیں جن سے بے حیائیاں پیدا ہو رہی ہیں، اللہ پناہ میں رکھے! بے پردوگی کے نتائج بہت شدید ہوتے ہیں۔

## بے پردوگی کا و بال

میں حرم میں تھا کہ میرے شیخ مولانا ابراہم احمد صاحب کے پاس ایک خط آیا کہ میری بیوی میرے بھائی سے محبت کرنے لگی ہے اور رورہی ہے کہ مجھے کوئی تعویذ پلاو، اب تم مجھے اچھے نہیں لگتے۔ بتائیے! شوہر سے کہہ رہی ہے کہ

تمہارے بھائی پر میرا دل آگیا ہے، مجھے کوئی تعویذ پلاو تو حضرت نے لکھا کہ اختر کی لکھی ہوئی کتاب ”روح کی بیماریاں اور ان کا علاج“، روزانہ پڑھ کر سناؤ۔ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ میرے شیخ نے اپنے غلام کی کتاب کو پڑھنے کے لیے لکھا اور اس کتاب میں میری کیا بات ہے سب میرے بزرگوں کی باتیں ہیں، بزرگوں کے ارشادات ادھر ادھر سے جمع کر دیئے ہیں۔

**شرعی پرده نہ کرنا بے حیائی اور بے غیرتی کی علامت ہے**  
 بعض لوگ کہتے ہیں کہ پرده مولویوں کی تگ نظری ہے، زیادہ ضروری نہیں ہے، اس قسم کے خبیث جراثیم جن عورتوں کے اندر گھس گئے ہیں وہ اسمبلیوں میں بکواس کرتی ہیں اور اخباروں میں پرده کے خلاف بیان دیتی ہیں ان کا بیان ناقابل بیان ہے کیونکہ بے حیائی اور بے غیرتی پر منی ہے۔

حضرت مولانا شاہ ابرار الحنفی دامت برکاتہم نے ڈھا کی ایک مسجد میں بیان فرمایا کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ پرده ضروری نہیں ہے وہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغاوت تو کرتے ہی ہیں، لیکن ان کے اندر عقل کی کوئی کرن موجود نہیں، ان کے اندر حماقت کی بیماری ہے۔ اس پر بعض لوگوں نے حضرت مولانا شاہ ابرار الحنفی دامت برکاتہم سے پوچھا کہ حضرت! جو لوگ پردوے کے مخالف ہیں وہ بے وقوف کیوں ہیں؟ حضرت نے فرمایا کہ میں آپ پردوں کو قرآن و حدیث کی دلیل سے پرده کا ضروری ہونا ثابت کرتا ہوں۔ ان لوگوں نے کہا کہ نہیں! عقل سے ثابت کیجئے تو حضرت نے فرمایا کہ تعجب ہے! تمہارے اندر قرآن و حدیث کی کوئی عظمت نہیں، جب تک عقل میں نہ آئے مانتے ہی نہیں ہو۔

ایک چھوٹے سے چھ سال کے بچے نے اپنے عقل پرست دہری ٹپھر کو ایسا دندال شکن جواب دیا تھا کہ وہ منہ دیکھتا رہ گیا۔ وہ دہری ٹپھر کہ رہا تھا کہ جو

چیز نظر نہ آئے ہم اس کا وجود تسلیم نہیں کر سکتے۔ اس لیے بغیر دیکھے ہم خدا کو کیسے مانیں؟ تو وہ بچ کر سی سے کھڑا ہو گیا۔ اس نے کہا کہ سرا جازت ہو تو ایک بات کہوں؟ بچ نے کہا کہ کہو۔ بچ نے کہا کہ آپ نے کبھی عقل کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا کہ عقل کو تو نہیں دیکھا۔ بچ نے کہا کہ بغیر دیکھے آپ کسی چیز کا وجود تسلیم نہیں کرتے تو میں آپ کو بے عقل کہہ سکتا ہوں۔ استاد شرم سے پانی پانی ہو گئے اور اپنا سامنہ لے کر رہ گئے۔ ایک بچ نے دماغ ٹھیک کر دیا۔

### بے پردگی ..... عقل کی نظر میں

تو حضرت نے فرمایا کہ اب عقلی دلیل بھی سن لو۔ یہ بتاؤ کہ دودھ کو بلی سے بچاتے ہو یا گھلار کھتے ہو؟ سب نے کہا کہ ہم دودھ کو بلی سے بچا کر نعمت خانے میں رکھتے ہیں جس میں جائی لگی ہوتی ہے تاکہ بلی نہ پی جائے۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ روٹیوں کو چوہوں سے بچاتے ہو یا ایسے ہی گھلار کھد دیتے ہو تاکہ چوہ ہے کھا جائیں۔ انہوں کہا کہ روٹیوں کو چوہوں سے بچا کر رکھتے ہیں۔ پھر حضرت نے پوچھا کہ گوشت جب خریدتے ہو تو چیلوں کو دکھاتے پھرتے ہو یا اس کو جھوٹی میں رکھ کر چھپاتے ہو؟ کہا حضرت! چیلوں سے بہت ڈرتے ہیں اور گوشت کو چھپا کر رکھتے ہیں۔ حضرت نے پوچھا کہ نوٹوں کو تم کہاں رکھتے ہو؟ جب ماہانہ تینواہ ملتی ہے تو چار پانچ ہزار ایسے ہی گھلائیے چلتے ہو یا اندر کی جیب میں رکھتے ہو اور جیب پر بھی ہاتھ رکھے رہتے ہو جیب کتروں کے ڈر سے۔

پھر حضرت نے فرمایا کہ جب تم نوٹوں کو چھپانا ضروری سمجھتے ہو، دودھ کو بلی سے بچاتے ہو اور گوشت کو چیلوں سے بچاتے ہو تو کیا یہ تمہاری بہو بیٹیاں تمہاری روٹیوں سے کم تر ہیں، دودھ سے کیا ان کی قیمت کم ہے، کیا یہ گوشت سے زیادہ بے قیمت ہیں۔ پھر حضرت نے فرمایا اچھا یہ بتاؤ دودھ کو خود

طااقت ہے کہ بیکے پاس پہنچ جائے؟ گوشت کو طاقت ہے کہ چیل کے پاس اڑ جائے؟ روٹیوں کو طاقت ہے کہ چوہوں کے پاس خود دوڑ کر چلی جائیں؟ نوٹوں کی گذیوں کو طاقت ہے کہ اڑ کر جیب کتروں کے پاس پہنچ جائیں؟ لیکن عورتوں کے اندر طاقت اور صلاحیت ہے کہ یہ خود بھی ہٹچ کر بھاگ سکتی ہیں۔ پھر حضرت نے فرمایا اچھا یہ بتاؤ کہ بیکے اگر دودھ پی لے اور ایک کلو میں ایک پاؤ چھوڑ گئی تو بقیہ دودھ کیا آپ پی سکتے ہیں یا نہیں؟ سب نے کہا کہ پی سکتے ہیں۔ پھر حضرت نے پوچھا چوہے اگر روٹی کتر گئے اور آپ کو بھوک شدید ہے تو چوہوں کی کتری ہوئی روٹی آپ کھاسکتے ہیں؟ سب نے کہا کہ جی ہاں۔ پھر حضرت نے پوچھا جیب کترے نوٹ چرا کر لے گئے، لیکن بعد میں ان کو خوف آیا اور دس ہزار کی گذی واپس کر گئے تو کیا نوٹوں میں کوئی عیب لگا؟ وہ نوٹ آپ استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟ سب نے کہا جی حضرت بالکل کر سکتے ہیں، اس میں کوئی عیب کی بات نہیں۔ پھر حضرت نے پوچھا اچھا چیل گوشت اڑا کر لے گئی، ہٹھوڑی دیر بعد پھر آئی اور بقیہ گوشت گرا گئی، اس گوشت کو دھو کر آپ پا کے سکتے ہیں یا نہیں؟ یا وہ عیب دار ہو گیا؟ کیا شریعت میں اس کا کھانا منوع ہے؟ مفتی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، پوچھ لو، ایسے گوشت کو آپ دھو کر پکالیں تو بلا کراہت کھاسکتے ہیں، چورا گر نوٹ چرا کر لے جائیں اور پھر واپس کر دیں تو نوٹوں میں کوئی عیب نہیں لگتا، بلی اگر دودھ پی کر چھوڑ دے تو دودھ میں عیب نہیں لگتا، چوہے اگر روٹی کتر لیں تو روٹی عیب دار نہیں ہوتی، لیکن کسی کی بہو بیٹی کو کوئی چوراٹھا کر لے جائے خواہ ایک رات کے لئے یا ایک دن کے لئے تو سارے خاندان کا سر نیچا ہو جاتا ہے، وہ بڑی کی عیب دار ہو گئی۔ یہ جو روزانہ آپ اخباروں میں پڑھتے ہیں کہ فلاں کی بیٹی اغوا ہو گئی، تھانے میں رپورٹ کراؤ، مگر خاندان کا سرتونیچا ہو جاتا ہے، اس کا رشتہ بھی نہیں لگتا کہ بھتی اس خاندان کی

بیٹی دودن کے لئے غائب ہو گئی تھی یا کسی کے ساتھ بھاگ گئی تھی۔

پھر یہ ظالم کس منہ سے کہتے ہیں کہ پرده غیر ضروری ہے، کس منہ سے کہتے ہیں کہ یہ اولد فیشن اور پرانے طریقے چھوڑنا چاہئے۔ میں کہتا ہوں کہ عقل کی ایک کرن بھی ان کے دماغ میں نہیں ہے، ان کے اسکروڈ ہیلے ہو چکے ہیں، شیطان ان کے اسکروڈ کو لوز کر چکا ہے، اصل میں یہ خباثت اور نفسانیت میں مبتلا ہیں، ورنہ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جاپان، اندن، برطانیہ، امریکہ، تھائی لینڈ، ہالینڈ، سوئزیر لینڈ، پولینڈ جتنے بھی لینڈ ہیں جہاں میں الاقوامی اور انٹرنیشنل طور پر آج تم نے عورتوں کو دولت مشترکہ بنارکھا ہے وہاں بے پردگی اور بے حیائی کے جدید فیشن سے کیا فائدہ پہنچا ہے؟ سوائے اس کے کہ ان کا نسب ثابت کرنا مشکل ہے، آج کسی انگریز کا حلایی ثابت کرنا مشکل ہے، چنانچہ برطانیہ کے بعض دوستوں نے بتایا کہ کسی انگریز سے اگر باپ کا نام پوچھ لو تو برآمان جاتا ہے، چنانچہ پاسپورٹ وغیرہ میں ولدیت میں ان کی ماں کا نام لکھا جاتا ہے۔

غلامانہ ذہنیت رکھنے والے ان فیشن پرستوں سے کہتا ہوں کہ اب تباو! پرده پر تمہیں کیا اشکال ہے۔ اس کے علاوہ نسب کی حفاظت نہ ہونے سے انگریزوں کو اپنے ماں باپ کی محبت نہیں ہوتی، کیونکہ ان کی روگوں میں ماں باپ کا خون نہیں ہے، مشترکہ خون ہے، اس لیے ان کے ماں باپ جب بڑھے ہو جاتے ہیں تو شہر سے باہر پوٹری فارم کی طرح ایک جگہ بنائی ہوئی ہوتی ہے جس کا نام اولڈ ہاؤس ہے اس میں ان کو رکھتے ہیں اور سال میں ایک دفعہ جا کر مل آتے ہیں اور ایک بسکٹ، ایک ڈبل روٹی دے دیا اور سمجھے کہ حق ادا کر دیا لا حول ولا قوۃ الا باللہ! دوستو! در دل سے کہتا ہوں کہ ان دشمنوں، ان بے وقوفوں کے پیچے مت چلو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر چلو، ان کی سنتوں کو زندہ کرو، ساری دنیا آپ کو برائے آپ برداشت کریں اور کسی کی پرواہ نہ کریں۔

سرا جہاں خلاف ہو پروا نہ چاہیے  
پیشِ نظر تو مرئی جانانہ چاہیے  
پھر اس نظر سے جانچ کے تو کر یہ فیصلہ  
کیا کیا تو کرنا چاہیے کیا کیا نہ چاہیے

## غیر اللہ سے دل لگانے کے نقصانات

دل کی بربادی کی علامت غیر اللہ کے ساتھ دل لگانا ہے، غیر اللہ سے  
دل پھنسانے والے چین سے نہیں رہتے، زندگی ضائع ہو جاتی ہے، نہ دنیا کا رہتا  
ہے نہ آخرت کا، صحت بھی خراب ہو جاتی ہے، دل میں اختلاج، ہائی بلڈ پریشر،  
اعصابی تناؤ، نسیان کی بیماری اور نہ جانے کیا کیا امراض ہو جاتے ہیں کہ میں کہہ  
نہیں سکتا اور جو لوگ اپنے دل کو بچائے ہوئے ہیں، کیسے آرام سے سور ہے ہیں،  
سکون سے کھار ہے ہیں، کیسے مزے میں ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہی دولت  
نصیب فرمائیں اور غیر اللہ سے بچائیں، لیکن ماں باپ غیر اللہ نہیں ہیں، بیوی  
بچے غیر اللہ نہیں ہیں، جس بات سے اللہ نا راض ہوتے ہیں وہ ہے غیر اللہ۔ ماں  
باپ کا حق ادا کرنا، بیوی بچوں کا حق ادا کرنا، حلال روزی کمانا یہ غیر اللہ نہیں ہے،  
یہ عین حقوق العباد میں داخل ہے، ان کو ادا کرنا عین رضاۓ الہی ہے۔

## دل کی تباہی کی تیسری علامت

آگے مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دل برباد ہونے  
کی تیسری علامت یہ ہے کہ نماز پڑھنے میں اسے مزہ نہ آتا ہو، یعنی نماز کو بڑی  
مشکل سے بڑی کسل مندی کے ساتھ پڑھتا ہے، نماز پڑھنا بڑی مصیبت سمجھتا  
ہے، لہذا اس کو اپنے شیخ سے مشورہ لینا چاہیے کہ اس کے دل کی سختی کیسے دور ہو۔  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک خاتون آئیں

کہنے لگیں کہ میرا دل سخت ہو گیا ہے، نماز میں مزہ نہیں آتا، لہذا کیا کرو؟  
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جاؤ تین دن تک موت کو  
 یاد کرو کہ ایک دن قبر میں اترنا ہے، جنازہ تیار ہے۔ بس تین دن کے بعد وہ  
 خاتون آئیں اور انہوں نے کہا کہ اللہ آپ کو جزاۓ خیر دے، موت کو یاد کیا،  
 دل نرم ہو گیا اور میری غفلت دور ہو گئی۔ ہم بھی آج اس مرافقہ موت سے  
 اپنے دل کو نرم کر لیں۔ جب دل میں سختی آجائے فوراً موت کو یاد کرو کہ موت  
 آگئی۔

آنے والی کس سے ظالی جائے گی  
 جان ٹھہری جانے والی جائے گی  
 روح رگ رگ سے نکالی جائے گی  
 تجوہ پاک دن خاک ڈالی جائے گی  
 ایک دن مرتا ہے آخر موت ہے  
 کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

پھر سوچ کر روح نکل گئی، پیغمبær سے کپڑے کاٹ کر اتارے جا رہے ہیں، پھر  
 تختہ پر ڈال کر مجھ کو نہلا یا جارہا ہے، کفنا یا جارہا ہے، قبر میں اتارا گیا، پھر تختے  
 لگائے گئے اور مٹی ڈال کر سب آگئے۔ اب اللہ تعالیٰ پوچھ رہے ہیں کہ زندگی  
 میں کیا کیا مزے اُڑائے؟ کیا کیا کام کر کے لائے ہو؟ کیا بتاؤ گے کہ میں نے  
 فلاں جگہ سینما بنایا تھا۔ آج پتا چل جائے گا کہ قیامت تک جتنے لوگوں نے بھی  
 سینما دیکھا ہے سب کا سارا گناہ تیری گردن پر ہے اور تیری دکان پر ٹوٹی وی بھی  
 تھا، جتنے لوگ جب تک ٹوٹی دیکھتے رہے ان سب کا گناہ بھی تیری گردن پر  
 ہے، لہذا جب تک وہ گناہ جاری رہے گا اس کا باطل تیری گردن پر ہو گا ذرا عقل  
 کو درست کرلو، قبر میں جنازہ اترنا ہے۔

مٹنے والی شادمانی بیچ ہے  
چند روزہ زندگانی بیچ ہے

پس اگر نماز میں دل نہیں لگتا تو دل لگنا ضروری نہیں، دل لگانا ضروری ہے، جو عظاً کھاتا ہے، وعظ میں مزہ آتا ہے اور نماز میں دل نہیں لگتا یہ علامت ہے دل کے بر باد ہونے کی اور یہ دلیل ہے کہ اس کے دل میں اخلاق نہیں ہے، مخلوق کی تعریف سے مزہ آ رہا ہے، اس لیے اس میں دل لگ رہا ہے۔ لمبے وعظ اللہ والوں نے بھی کہے ہیں۔ حضرت حکیم الامت قہانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تین تین گھنٹے وعظ کیا ہے۔ اللہ والے وعظ کہہ کر اکڑتے نہیں، بلکہ ڈرتے ہیں کہ معلوم نہیں قبول بھی ہے یا نہیں۔ اللہ والوں کا وعظ خالص اللہ کے لیے ہوتا ہے اور دنیا دار واعظین وعظ کہہ کر اجڑت لیتے ہیں۔

## دل کی تباہی کی چوتھی علامت

دل کے بر باد ہونے کی چوتھی علامت یہ ہے کہ جس کسی کی بھی اس کو دعوت مل جائے فوراً تیار ہو جائے۔ نہ یہ پوچھئے کہ وہاں پر بے پردہ عورتیں ہوں گی، وہاں فوٹوگرافر تو نہیں آئے گا، یعنی خلافِ شرع کام تو نہیں ہوں گے۔ میں نے عرض کر دیا کہ جس مجلس میں خلافِ شرع کام ہو رہا ہو وہاں سے اٹھ جانا واجب ہے، مثلاً دعوت کھار ہے ہیں اور میزبان نے قطعی اطمینان دلایا تھا کہ وہاں فوٹوگرافر نہیں آئے گا، لیکن اگر کھانے کے دوران اچانک آگیا اور فوٹو کھینچنے لگا تو کھانا چھوڑ کر فوراً وہاں سے اٹھ جانا چاہیے، خواہ ایک ہی لقمہ کھایا ہو۔ اللہ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ اس وقت فرار واجب ہے، قرار نہیں، سن لوا! اس وقت وہاں میٹھنا جائز نہیں ہے۔ کیا دلیل ہے؟ ملاعی قاری فرماتے ہیں

لَا يَجُوزُ الْحُضُورُ عِنْدَ مَجْلِسٍ فِيهِ الْمَحْظُورُ جس مجلس میں منکر ہو رہا ہو، مثلاً وہاں فوٹو کھینچا جا رہا ہو، آپ کا نہیں خواہ دوسروں کا کھینچا جا رہا ہو وہاں بھی بیٹھنا جائز نہیں ہے، منکر تو ہو رہا ہے، اللہ کی نافرمانی ہو رہی ہے، وہاں قرار جرم ہے، مثلاً کسی مجلس میں حکومت کی بغاوت ہو رہی ہے اور کوئی وہاں کھڑا رہے، چاہے خود باغی نہیں ہے، مگر حکومت کی نظر میں وہ باغی شمار ہو گا، کیونکہ باغیوں کے ساتھ کھڑا ہے، اس لئے ہم اللہ سے تو بہ کرتے ہیں، جہاں جہاں ہم سے کوتا ہی ہوئی ہے، اللہ ہم سب کو معاف فرمائیں، توفیق تو بہ نصیب فرمائیں اور اے اللہ! آپ تیرے بھروسے پر عزم کرتے ہیں کہ کسی کو خوش کرنے کے لئے اے اللہ! آپ کو ناخوش نہیں کریں گے۔ خواجہ صاحب کا شعر یاد آیا، بڑا پیار اشعر ہے۔

حال میں اپنے مست ہوں، غیر کا ہوش ہی نہیں

رہتا ہوں میں جہاں میں یوں، جیسے یہاں کوئی نہیں

### قانونِ الٰہی میں دخل آندہ ازی کرنا بغاوت ہے

میں نے ایک بات عرض کی تھی کہ بے پردوگی کے خلاف جب علماء احتجاج کرتے ہیں تو اسمبلی میں بھی چند فیشن ایبل قسم کی خواتین جو شریعت اور قرآن و حدیث سے ناواقف ہیں وہ اپنا بیان دے دیتی ہیں کہ ملاؤں کا بیان ہم نہیں سننا چاہتیں، ہم پردوے میں نہیں رہنا چاہتیں۔ ارے! خدا کے قانون میں کیوں دخل دیتی ہو؟ تمہارا جو جی چاہتا ہے تم وہ کرو، خود بھگتوگی، لیکن یہ بیان دے کر اپنا شمار باغیوں میں نہ کرو، اس لیے تمہارا یہ بیان ناقابل بیان ہے، یعنی یہ بیان مردود ہے مبغوض ہے، سو تم اپنی قبروں میں آگ کے انگارے مت بھروس۔ اگر کوئی کہے کہ ان کا بیان ناقابل بیان کیوں ہے تو جواب یہ ہے کہ جو بیان مردود ہوتے ہیں وہ ناقابل بیان ہوتے ہیں، مطروح ہوتے ہیں۔

میرے شیخ حضرت مولانا شاہ ابرار الحنفی صاحب دامت برکاتہم جمعہ کے دن ایک حدیث سناتے ہیں، وہی حدیث سنانے کر میں مجلسِ کوئتم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس مجلس کو ہدایت کا ذریعہ بنادیں۔ ہم کہاں تک بیان کریں گے، اللہ کے دین کا احاطہ کون کر سکتا ہے؟ ارے! ان کی رحمت کا کچھ بہانہ ڈھونڈ لیتے ہیں کہ اللہ اپنی رحمت کو بہانہ بنادیں۔ ہماری اس گذارش کو میری زبان اور آپ کے کان کو اللہ قبول کر لیں اور اپنی ہدایت کا بہانہ بنادیں۔ میں سارے دین کیسے ایک گھنٹے میں بیان کر سکتا ہوں، لیکن جب اللہ تعالیٰ ہدایت کا فیصلہ کریں گے تو ہمیں سارے دین اللہ عطا فرمادیں گے، ہمیں خود فکر ہو جائے گی، خود بخود توفیق ہو جائے گی، بہتی زیور پڑھنے کی، تعلیمِ اسلام پڑھنے کی اور علماء سے پوچھ پوچھ کر عمل کرنے کی، مثلاً علماء سے پوچھنا چاہیے کہ نمازِ سنت کے مطابق کیسے پڑھی جاتی ہے؟ میں بھی اپنے دوستوں سے کہتا ہوں کہ آکر پوچھو، میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپ کو سنت کے مطابق پوری نماز سکھا دوں گا۔

## سنت کے مطابق نماز پڑھنا سیکھو

حضرت شاہ ابرار الحنفی صاحب نے فرمایا کہ میں نے مفتی محمود الحسن صاحب صدر مفتی دیوبند سے پوری نماز سیکھی کہ کیسے روئے کیا جاتا ہے، کیسے سجدہ کیا جاتا ہے، قیام کی کیا سنت ہے، قعدہ کی کیا سنت ہے؟ بڑے بڑے علماء تو سیکھ رہے ہیں، مگر ہم جیسے کہ کوئی پروفیسر ہے، کوئی تاجر ہے، ہم کو فکر نہیں کہ ہم سنت کے مطابق نماز سیکھیں۔ آپ کسی دن خانقاہ میں آئیے، ہم سے کہیے کہ ہم کو سنت کے مطابق نماز سکھائیے، ہم آپ کو ان شانے اللہ تعالیٰ نیت باندھنے سے لے کر سلام پھیرنے تک کی تمام سنتیں پیش کریں گے۔ اس ایک مجلس میں تمام کام نہیں ہو سکتے، لہذا اس کے لئے کوئی اور وقت نکالیے۔ اگر فی الحال وقت نہیں

ہے تو ”آئینہ نماز“ ایک کتاب ہے مفتی سعید احمد صاحب مفتی عظم سہارن پور رحمۃ اللہ علیہ کی۔ حضرت مولانا شاہ ابراہیم صاحب نے مجھ کو لکھا کہ یہاں لوگ اس کتاب سے نماز پڑھتے ہیں، لہذا اس کو خرید لیا جائے۔ اور میرا ایک رسالہ ہے ”پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں“ وہ یہاں خانقاہ سے مفت میں مل جائے گا۔

## جمعہ کے دن کے سات اعمال

اب میں جمعہ کے سات اعمال والی حدیث سنائے دیتا ہوں۔ جمعہ کے دن کے سات عمل کو صحابہ ستہ کے چار محمد بن نے روایت کیا ہے۔ امام ابو داؤد نے، امام ابن ماجہ نے، امام ترمذی نے اور امام نسائی نے یہ روایت بیان کی کہ جمعہ کے دن جو یہ سات عمل کرتے تو مسجد تک جتنے قدم چلے گا ہر ایک قدم پر ایک سال نفلی نماز کا اور ایک سال کے نفلی روزوں کا ثواب ملے گا مثلاً اگر سو قدم پر مسجد ہے تو سو برس کی نماز کا ثواب اور سو برس کے روزوں کا ثواب مل جائے گا۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ صحابہ ستہ میں کسی عمل پر اتنی فضیلت وار نہیں ہے جتنا کہ اس عمل پر ہے اور عمل بھی اتنا آسان کہ یہ ڈربھی نہیں کہ بھائی جب اتنا ثواب ہے تو بڑا مشکل عمل ہو گا، بہت آسان عمل ہے سن لیجئے:

- (۱)..... غسل کرنا۔

(۲)..... اچھے کپڑے پہننا۔

(۳)..... مسجد جلدی جانے کی کوشش کرنا۔

(۴)..... پیدل جانا مٹھی وَلَمْ يَرِدْ كَب سواری پر نہ جائے، لیکن جو ضعیف، کمزور اور بیمار ہو وہ مستثنی ہے، اس کو سواری پر جانے سے بھی ان شاء اللہ پیدل جانے ہی کی فضیلت حاصل ہو گی۔

(۵)..... امام کے قریب بیٹھنا۔

(۶)..... خطبہ غور سے سننا۔

(۷)..... کوئی لغو کام نہ کرنا، یعنی فضول و بے ہودہ حرکت نہ کرے۔  
 یہ سات عمل ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جمہ کے  
 دن جو یہ سات اعمال کرے گا اس کو مسجد تک ہر قدم پر ایک سال کے روزوں کا  
 اور ایک سال کی نفلی نمازوں کا ثواب ملے گا اور سید الانبیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے اپنے عشاوق کو حکم دیا کہ جمہ کے دن مجھ پر درود شریف زیادہ پڑھو۔ اگر آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے بعد بھی ہم درود نہ پڑھیں تو کتنی نالائقی اور  
 محرومی کی بات ہے۔ اس کے بعد ان شاء اللہ، کھانے پینے کی سنتیں بھی  
 سناؤں گا۔ مذکورہ کا سلسلہ رہنا چاہئے۔ سنتوں کی کتاب خرید لیجیے۔ اس میں سنت  
 دیکھئے، مثلاً کھانا ہاتھ پر کھردا کر کھانا چاہیے اور پسیم اللہ وعلی  
 بزرگتہ اللہ پڑھ کر کھانا چاہیے۔ یہ سب سنتیں ہیں، لیکن آج دیکھتا ہوں کہ کوئی  
 کھڑے ہو کر کھاتا ہے، کوئی میز کر سی پر کھارہا ہے، یہ سب حال دیکھ کر دل روتا  
 ہے۔ ارے میاں! قلین دری بچھاؤ، پکھنہیں ہے تو بوریا بچھا لو، چٹائی بچھا لو،  
 ورنہ ایسے ہی فرش پر بیٹھ جاؤ، دستِ خوان بچھا کر کھاؤ، دیکھو دل میں کتنا نور پیدا  
 ہوتا ہے۔ اللہ سے دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے عمل کی توفیق عطا  
 فرمائے۔ **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا هُمَّدِ النَّبِيِّ الْأُرْبَعَةِ وَالْهُدَى وَأَخْمَانِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔**

### دعا کا مسنون طریقہ

دعا کا اصل حکم تو یہی ہے چکے چکے مانگنا اور گڑگڑا کر مانگنا، لیکن اجتماع  
 میں صحابہ سے جھر آ مانگنا بھی ثابت ہے، لہذا علیم بھی ہو جاتی ہے کہ اس طرح سے  
 دعا مانگنا چاہئے، لیکن میں انشاء اللہ پہلے دو ایک منٹ خاموشی سے دعا کروں گا،  
 پھر زور سے کروں گا۔ پہلے اپنے اپنے مقاصد کا خیال کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ اس  
 مجلس کو قبول فرمائے، پہلے درود شریف پڑھ لیا جائے اور آخر میں بھی درود شریف

پڑھ لیا جائے، اول آخر درود شریف پڑھنے سے دعا جلد قبول ہو جاتی ہے، ورنہ دعا معلق رہتی ہے، آسمان کے اوپر نہیں جاتی۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کی اصلاح فرمادے، ہم میں سے ہر ایک کو اپنا بنالے، جتنا بڑا مجمع ہے سب کی دعا سب کو مل جائے، سب کی دعا ہر شخص کے حق میں ہو جائے۔ اور دعا کی سنت کیا ہے؟ دیکھو! بعض لوگوں کے ہاتھ کی انگلیاں اٹھی ہوئی ہیں منہ کی طرف ہیں، کوئی مٹھی باندھے ہوئے ہے جیسے حق پر رہا ہے، کوئی انگلیوں کو انگلیوں میں کیسے ہوئے ہے، لیکن دعا کی سنت یہ ہے کہ دعا میں ہتھیلیوں کو سینہ کے سامنے پھیلائیں اور ہتھیلیوں کا رخ آسمان کی طرف ہو۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں لِأَنَّ السَّمَاءَ قِبْلَةُ الدُّعَاءِ دعا کا قبلہ آسمان ہے۔ ہتھیلیوں کا رخ آسمان کی طرف ہو، انگلیاں پھیلی ہوئی ہوں، سب آسمان کی طرف رخ رکھتی ہوں اور تھوڑا سادوں نوں ہاتھوں میں فاصلہ ہو اور درود شریف پڑھ کر کے دعا کی جائے أَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا هُمَدِيَ الْيَقِيْنِ الْأُمِّيِّ وَالْإِلَهِ وَالْحَمْدِ لِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ يَا اللَّهُ! ہم میں سے ہر ایک کی اصلاح فرمادے، یا اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو اللہ والی زندگی اور تقویٰ والی زندگی نصیب فرمادے، یا اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد فرمادے کراپنی غلامی کی اور فرمادے برداری کی نعمت نصیب فرمادیجئے، یا اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو صحیت جسمانی اور صحیت روحانی نصیب فرمائیے، ہم میں سے ہر ایک کو ہر قسم کے گناہوں کو چھوڑنے کی توفیق نصیب فرمائیے، یا اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو اپنا محبوب اور اپنا مقبول بندہ بنائیجئے، ہم میں سے ہر ایک کے بچوں کو نیک بنادیجئے، ہم میں سے ہر ایک کی تجارت کو حلال رزق نصیب فرمائیے، دنیا میں بھی عافیت سے رکھیے اور آخرت میں بھی عافیت سے رکھیے، جو لوگ یہاں آئے ہمارے عزیز، دوست، احباب سب مسلمانوں کے لئے دعا

قبول فرمائیے۔ اللہمَ إِنّا نَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَدَوَامَ الْعَافِيَةَ وَالشُّكْرُ  
عَلَى الْعَافِيَةِ، اللہمَ إِنّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ حُمَّادُ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ حُمَّادُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآتَنَتِ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا  
بِإِلَّهِ أَعْلَمُ! جتنی بھلائیاں آپ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگیں وہ  
بھلائیاں ہم سب کو نصیب فرمائیے اور جتنی برائیوں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی، ان سب سے پناہ نصیب فرمائیے، آمین۔  
وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ حُمَّادٍ وَالْهُ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ



## ٹی وی کے نقصانات

دیکھ کر ٹی وی کو اب ہیں لوگ ٹی بی کا شکار  
جسم ڈال کر جسم چوری جسم عشق ڈلف یا ر  
دوستو! ٹی وی کو دیکھو پھر بہار  
دل میں اپنے چین و راحت کی فضائے سازگار

شیخ العرب والجم عارف باللہ حضرت اقدس  
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

## فريادِ اختر در يادِ دلبر

يہ نظم چھتاري منزل علی گذھ میں لکھی تھی جب احقر حضرت اقدس  
پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ وہاں مہماں تھا:

رہوں روز و شب گرچہ باغِ ارم میں      وہ دونوں جہاں دیں عموم کرم میں  
کروں عیش گو ہر طرح کی تعم میں      عطا ہفت اقیم ہو ہر قدم میں  
مرے دل میں تیراً اگر غم نہیں ہے  
تو یہ ساری راحت کم از اسم نہیں ہے  
بہت خوش نما ہیں یہ بنگلے تمہارے      یہ گملوں کے جھرمٹ یہ نگمیں نظارے  
ارے جی رہے ہیں یہ کس کے سہارے      کہ مرنے سے ہو جائیں گے سب کنارے  
اگر قربِ جان بھاراں نہیں ہے  
یہ نگل خدا ہے گلستان نہیں ہے  
تمہیں سے ہے جنت بھی جنت ہماری      نہ ہوتم تو جنت میں بھی ہوں میں ناری  
محبت کی دل پر لگے ضرب کاری      مری کامیابی کی آجائے باری  
مری جاں کا کوئی سہارا نہیں ہے  
بجز تیرے کوئی ہمارا نہیں ہے  
یہ ہے عشق میں امتحاں کس بشر کا      بنائے ذبحہ جو اپنے پسر کا  
پدر سے ہے اعجاز قلب و جگر کا      پسر سے ہے اعجازِ تسلیم سر کا  
ترے حکم پر کیا گوارا نہیں ہے  
کوئی تجھ سے بڑھ کر پیارا نہیں ہے

ترے عشق کے غم کا ادنی اثر ہے      کہ جاں سر بکف زیر تنخ و تبر ہے  
 بکوئے ملامت کوئی در بدر ہے      بشوق شہادت کوئی دار پر ہے  
     اگر آپ کا غم ہمارا نہیں ہے  
     مجھے ہر دو عالم گوارا نہیں ہے  
 ملائک ز خون شہیدان ملت      محبت کی ہمت سے ہیں موجہ رت  
 کہا تھا کہ مفسد بشر کی ہے فطرت      ولے شاد باش اے جنونِ محبت  
     ترے غم سے بڑھ کر کوئی غم نہیں ہے  
 بشر سے یہ اعجاز غم کم نہیں ہے  
 بہت سے سلاطین ہوئے گھر سے بے گھر      ڈلوں میں جب ان کے کیا عشق نے گھر  
 مزہ ان کو آیا جو اس سنگ در پر      تو پایا نقیری کو شاہی سے بہتر  
     وہ دل جس میں جلوہ تمہارا نہیں ہے  
     وہ دل سب کا ہو پر تمہارا نہیں ہے  
 کبھی تو بہ آہ و فغاں رو رہا ہوں      کبھی دل ہی دل میں نہاں رو رہا ہوں  
 کبھی اک خلش سی محض پارہا ہوں      کبھی خون آنکھوں سے بر سارہا ہوں  
     ترے غم کا جو ہائے مارا نہیں ہے  
     کسی کا وہ ہو پر تمہارا نہیں ہے

